ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت تربیت
وقت 5-7 منٹ

”اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا“

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (البقرہ:166)

وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔

مسحور کر دیا مجھے دیوانہ کر دیا
تیری نگاہِ لطف نے کیا کیا نہ کر دیا
جادو بھرا ہُوا ہے وہ آنکھوں میں آپ کی
اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا

معزز سامعین! یہ جو اشعار مَیں نے ابھی پڑھے ہیں یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اُس منظوم کلام میں سے ہیں جو پہلی دفعہ 13/جولائی 1948ء کو روزنامہ الفضل لاہور کے صفحہ 3 کی زینت بنا۔ اِس کلام کے دس اشعار ہیں۔ جن میں آپ نے اپنے محبوب و معشوق کو مخاطب کر کے اپنے دلی جذبات کے اظہار کے ساتھ اپنے محبّ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ویسے تو اِس کلام کے تمام کے تمام اشعار ہی مسحور کُن ہیں لیکن مَیں نے آج کی تقریر کے لئے پہلے دو اشعار کا انتخاب کیا ہے اَور اِنہی دو اشعار کے آخری مصرع ”اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا“ کو تقریر کا عنوان بنایا ہے۔

سامعین! یہاں اس لطیف مضمون کو مزید آسان فہم بنانے کے لئے اس مصرع ”اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا“ میں لفظ ”دیوانہ“ پر غور کرنا ہو گا۔ اس کے لئے خاکسار نے فرہنگ آصفیہ اور فیروزاللغات اردو کا سہارا لیا ہے۔ یہ لفظ ”دیوان“ سے نکلا ہے۔ ہر مادی اور روحانی بادشاہ اور وزیر اعظم کے مختلف دیوان ہوتے ہیں۔ جو دیوانِ عام یا دیوانِ خاص کہلاتے ہیں۔ دیوانِ خاص میں ایسے اہم عشّاق کو بلایا جاتا ہے جو دیوانوں کی حد تک بادشاہ سے پیار کرنے والے اور عقیدت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اِسے شاہی خلوت خانہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ بادشاہی دربار کے ساتھ ایک اصطلاح ”دیوانۂِ خالصہ“ کی استعمال ہوتی ہے۔ جس کے معنی سلطانی مُہر کے محافظ کے ہیں۔ ایسا شخص جس کے پاس شاہی مُہر رہے اور روحانی معنوں میں مُہر کا لفظ ہر قول، ارشاد پر اطلاق پاتا ہے جو کسی نبی یا خلیفہ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہو یا قلمِ مبارک سے صفحہ کی زینت بنا ہو جس کی تعمیل ہر عاشقِ صادق پر لازم ہوتی ہے۔ لفظ دیوانہ کے معانی میں مثبت اور منفی دونوں پہلوں پائے جاتے ہیں۔ اِسے پاگل، خبطی، سودائی، احمق اور مودھو کے معانی میں بھی استعمال کرتے ہیں لیکن اس لفظ کا مثبت استعمال بھی کثرت سے ہوتا ہے جب کسی کو، کسی کے ساتھ جنون کی حد تک پیار ہو تو اُسے جنونی، دیوانہ، شیدائی، عاشق، فریفتہ، پروانہ کی طرح شمع پر اپنے آپ کو فنا کرنے کے ہوتے ہیں۔ دیوانہ کے معانی اُس پروانے کے بھی ہیں جو شمع پر عاشق ہوتا ہے اور اس کے ارد گرد دَرہ کر اپنی جان نچھاور کر دیتا ہے۔ ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ برسات کے موسم میں پتنگے شمع کے گرد جمع ہوتے اور اُس کے ارد گرد گھوم کر اپنی جان دے دیتے ہیں۔ اسی لئے ایک مخلص شیدائی اور دیوانہ کے لئے جب وہ اپنے معشوق پر قربان ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ پروانہ وار فدا ہو گیا۔

شعراء نے لفظ ”دیوانہ“ کو اپنے منظوم کلام میں کثرت کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

مؤلف فرہنگ آصفیہ سید احمد دہلوی صاحب نے دیوانہ لفظ کے نیچے اپنا ہی یہ شعر نقل کیا ہے۔

مجنون سے بنے پھرتے ہیں لو دشت میں سید
بھاتا ہے ہمیں کہنا یہ دیوانہ کس کا

حضرات! اِن اشعار میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جن کو محبوب و معشوق گردانا ہے اُن میں سب سے اوّل تو خالقِ کائنات کی ذاتِ بابرکات ہو سکتی ہے۔ اللہ والے لوگوں، انبیاء، خلفاء، اولیاء اور صوفیاء کا حقیقی معشوق تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ وہ اُس کی ذات پر اِس قدر فریفتہ ہوتے ہیں کہ وہ خدا کے ہو چکے ہوتے ہیں اَور خدا اُن کا۔ اِنہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ:166) فرما کر وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ (المائدہ:36) کا حکم دے رکھا ہے کہ اُس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈتے رہو۔ اِن خدا رسیدہ بندوں کے اپنے خالقِ حقیقی کے ساتھ تعلقات کے واقعات سے مذہبی تاریخ بھری پڑی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی محبت اَور عشق میں اِس قدر دیوانہ تھے کہ دشمن بھی اس امر کا اعتراف کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد تو اپنے ربّ کا عاشق ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اللہ کی محبت حاصل کرنے اَور روز بروز اس میں اضافہ کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس وقت آپ سامعین کے سامنے ایک ایسی دعا رکھنے جارہا ہوں جو حضرت داؤد علیہ السلام مانگا کرتے تھے اَور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ دعا بہت پسند تھی۔ یوں اللہ کی محبت میں گرفتار اَور دیوانہ ہونے والے دو خدا رسیدہ لوگوں کی مثال ایک ہی جگہ مل جائے گی۔ بلکہ آج کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اَور آپ کے پانچوں خلفاء نہ صرف خود اِس دعا کا بکثرت ورد کیا کرتے تھے بلکہ اپنے مقتدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا دیوانہ بنانے کے لئے یہ دعا سکھلایا کرتے تھے۔ اُس دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ

اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری اَور ہر اُس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اَور ہر وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی محبت کو میری جان و مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز ہو۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کا مزہ پالیتا ہے۔ اِن میں سے دو باتیں دیوانگی کے متعلق ہیں۔ اوّل اللہ اور اُس کے رسول تمام دوسری چیزوں سے بڑھ کر اُسے پیارے ہوں اور دوم یہ کہ جس انسان سے بھی محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کرے۔

(بخاری کتاب الایمان)

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں خالقِ کائنات سے حقیقی پیار اور اُس کی عبادات کے حقوق ادا کرنے کی طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ اپنے اللہ سے محبت بھرے ہمارے تعلق کے صلہ میں وہ ہم سے مثالی پیار کرتا ہے۔ ہمارے نفوس و اموال میں غیر معمولی برکات عطا کرتا ہے۔ ہمارے دشمنوں کے مقابل ہماری مدد و نصرت اور حفاظت کرتا ہے اور بحیثیت مِن حیثُ الجماعۃ تعداد میں تھوڑے ہونے اور دوسروں کے مقابل پر مالی وسائل کم ہونے کے کامیابیاں اور کامرانیاں ہمارے قدم چومتی ہیں۔

سامعین! اللہ تعالیٰ سے دیوانگی کی حد تک پیار و محبت کرنے اَور اللہ تعالیٰ سے اِس کے عوض بے انتہا انعامات پانے کے ذکر اور "شکر الحمد للہ" کہنے کے بعد اُس عظیم ہستی کے رسولوں بالخصوص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار و محبت، وابستگی، شیفتگی، لگاؤ اور غیر معمولی تعلق رکھنے کا ذکر کرتے ہیں جس کے پُر اثر شیریں اور مسحور کُن وجود نے اچھے بھلوں کو دیوانہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کیا کمال طریق سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے باندھ دیا ہے۔ فرماتا ہے۔

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ‌ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ

(آل عمران:32-33)

یعنی تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تُو کہہ دے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول سے دیوانگی کی حد تک محبت کی پینگیں بڑھانے اور اُس سے مسلسل فیضیاب ہونے کے لئے ایک گُر قرآنِ کریم سورۃ احزاب آیت 57 میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی صورت میں بیان فرمایا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت تھی۔ جب ہمارے بہت ہی پیارے رسول سیدنا و امامنا حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خالقِ حقیقی سے پیار کی انتہا کر دی تو مخالفین آپ کو جنونی اور دیوانہ کہنے لگے اور کہا عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد تو اپنے رب پر عشق کی حد تک فریفتہ ہے۔ پھر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہی جنون اور دیوانہ پن آگے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں منتقل ہوا۔ صحابہؓ نے ایک طرف خالقِ حقیقی سے جنون کی حد تک پیار کیا تو دوسری طرف صحابہؓ نے اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فریفتگی کی

حد تک عشق اور محبت کی۔ اِس ضمن میں بے شمار مثالیں دی جاسکتی ہیں اُن میں ایک صلح حدیبیہ کا موقع بھی ہے۔ جس کا ایک نظارہ دنیا نے اُس وقت دیکھا جب کفّارِ مکّہ کی طرف سے ایک ایلچی یعنی ایمبیسڈر مسلمانوں کی طاقت، قوّت اور کُمک کا اندازہ لگانے کے لئے مسلمانوں کی طرف بھجوایا گیا تو اُس نے صحابہؓ کو اپنے جان سے پیارے رسولؐ پر قربان ہوتے دیکھا، وضو کرتے نیچے گرتے پانی کو تبرّک کے طور پر ہاتھوں میں لے کر اپنے مونہوں پر مَلتے دیکھا حتّٰی کہ کُلی کرتے ہوئے پانی کو بھی صحابہؓ نے ضائع نہ ہونے دیا اور اُسے بھی تبرّک کے طور پر اپنے جسموں پر مَلا۔ اِس لازوال داستان کو دیکھ کر اس ایلچی نے اپنی طرف واپس جاکر یہ دہائی دی کہ ہُبل کا واسطہ! مسلمانوں سے جنگ نہ کرنا۔ مَیں موتیں دیکھ کر آیا ہوں جو ہر ایک چیز اپنے رسول اور مذہب کی خاطر قربان کرنے کو تیار ہیں۔ یہ دراصل وہ دیوانگی تھی جو صحابہؓ کو اپنے رسولؐ کے ساتھ تھی۔ اسی دیوانگی اور مثالی پیار و محبت نے تو صحابہؓ کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا تھا کہ اے محمدؐ! ہم موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ اے موسیٰ! تم جاؤ اور دشمن سے لڑو! ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ اے محمدؐ! ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری نعشوں کو نہ روند ڈالے۔

یہی موقع تھا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ لائے ہوئے جانوروں کو قربان کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تو بعض صحابہؓ کی طبائع پر گراں گزرا جس کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاق گزرا تو آپؐ کی زوجہ محترمہ اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپؐ جائیں اور اپنے جانور کو ذبح کریں۔ صحابہؓ اُس پیار کی وجہ سے جو اُنہیں آپؐ سے ہے اپنے اپنے جانور ذبح کر دیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ صحابہؓ نے اطاعت کا کمال نمونہ دکھلایا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی قراد بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن وضو کر رہے تھے کہ صحابہؓ وضو کا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔ آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا۔ تم ایسا کیوں کرتے ہو۔ صحابہؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اُس کے رسول کی محبت کی وجہ سے۔ اِس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم واقعی اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تم سے محبت کرے تو اِس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حُسنِ سلوک کرو۔

(مشکوٰۃ کتاب الادب)

پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رضائے الٰہی اور قربِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی کافی نہیں بلکہ اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی احکام کی مکمل اطاعت بھی شمع کا پروانہ بننا ضروری ہے۔

سامعین! روحانی اور مذہبی دنیا میں کسی کی محبت میں فریفتہ ہو کر دیوانہ بننے میں ہم تیسرے نمبر پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے محبت رکھنا لا سکتے ہیں۔ یہ مضمون اپنی ذات میں اتنا گہرا اور باریک ہے کہ اگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دس اشعار پر مشتمل پوری نظم کو بغور پڑھیں تو شمع کے ہر پروانے پر وجد طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا اور ایک وفادار کو یوں لگتا ہے جیسے یہ نظم لکھی ہی اُس کے لئے ہے اور وہی اوّلین مخاطب ہے۔ وہی یہ کہہ رہا ہے۔

”خود مجھ کو اپنے آپ سے بیگانہ کر دیا“

یعنی یہ مبارک وجود اسقدر مجھ پر اثر انداز ہوا ہے کہ میرا اپنا وجود، اپنا وجود نہیں رہا بلکہ مَیں اُس مبارک ہستی کی خاطر اوپرا، اوپرا سا لگتا ہوں۔

پھر حضور رضی اللہ عنہ اسی اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ ”لایا تھا جو مَیں سنگ اُسے دانہ کر دیا“۔ یعنی مَیں جو ایک عام سا پتھر تھا جو آپ علیہ السلام کی صحبت میں ایک قیمتی دانہ بن گیا ہے۔ یہ اناج اور غلّہ کا دانہ بھی ہو سکتا ہے جو خود کے بھی تقویت کا باعث بنتا ہے اور اَوروں کی طاقت کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اگر دانہ سے مراد بیج اور تُخم لیا جائے تو اس سے فصل پیدا ہوتی ہے جو پورے معاشرے کے کام آتی ہے اَور دانہ کا لفظ ہر اچھی یا بُری چیز جو کوانٹیٹی (Quantity) میں زیادہ ہو اُس کے ایک چھوٹے حصے کو بھی کہتے ہیں جیسے بہت سے ہیرے ہوں اُن میں سے ایک قیمتی، بے مثل ہیرے کو بھی دانہ کہیں گے اور واقعتًا ایک نبی، رسول، فرستادہ اور خلیفہ اپنے ماننے والوں کو اِس حد تک رگڑ رگڑ کر صیقل کر دیتے ہیں کہ وہ اُس نبی کی انگشتری کا ایک دانہ بن جاتا ہے۔ اور بالآخیر وہ محبّ یہ کہہ اُٹھتا ہے کہ ”یکتا کے پیار نے مجھے یکتا کر دیا۔“ کہ اس ایک وجود نے مجھے اتنا پالش کیا کہ مَیں بھی لاکھوں میں ایک اَور یکتا یعنی بے مثل ہو گیا۔ اب دیکھیں! حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اور فیض سے ایسے یکتا وجود بنے کہ آپ سے نہ پہلے ایسا پائے کا وجود جماعت میں آیا اور نہ آئندہ تا قیامت آئے گا۔

یہ ہے مفہوم ”اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا“ کا، کہ جب ایک پیروکار اپنے پیر و مقتدا کے وجود میں ضم ہو جاتا ہے، اپنا وجود کھو دیتا ہے، اپنے آپ کو اُس مبارک ہستی میں فنا کر دیتا ہے تو وہ دو وجود نہیں بلکہ ایک وجود ہو جاتا ہے اور یوں لگتا کہ دونوں طرف ہے برابر آگ لگی ہوئی۔ حضرت خلیفۃُالمسیح الثالث رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ خلیفہ اور جماعت کوئی دو وجود نہیں ہیں۔ ہم احمدیوں کا اپنے امام ہمام سے اور امامِ ہمام کا احبابِ جماعت سے دو طرفہ رشتہ اور پیار اِس کی ایک علامت کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے حضرت خلیفۃُالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔

مزید فرمایا:

دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشمِ تصوّر میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔“

(خطبہ جمعہ 6/جون 2014ء)

کسی احمدی شاعر نے اِس عمیقانہ تعلق کو یوں بیان کیا ہے۔

سورج کا جس طرح سے کرنوں سے واسطہ ہے
خوشبو سے جس طرح پھولوں سے واسطہ ہے
اِسی طرح میرے آقا تجھ سے اپنا ناطہ ہے
جیون سے جس طرح سانسوں سے واسطہ ہے
تجھ سے وفا کا وعدہ ہم نے کیا ہے آقا
وابستگی یہ تجھ سے ساغر سے بھی ہے گہری

سامعین! دنیا کے 220 ممالک و جزائر میں پھیلے کڑوڑوں احمدی بلا تفریق رنگ و نسل احمدی ایک امام کی آواز پر اُٹھتے بیٹھتے اور خلیفۃُالمسیح کے آنکھ اور ہاتھ کے اشاروں کو سمجھ کر اطاعت کرتے ہیں۔ اِن میں سے ہر مخلص احمدی مرد اور خاتون کا یہ دعویٰ ہے کہ ”اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا“

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک منظوم کلام میں فدائی مخلصین جماعت میں سے دیوانوں کی تلاش کرتے ہوئے فرمایا۔

عاقل کا یہاں کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہے
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

اس شعر سے بھی ”دیوانے“ کی تعریف اور اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ اگر کسی چیز پر غلبہ پانا ہو تو ایک دو دیوانے ہی کافی ہوا کرتے ہیں۔ اب تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کو دیوانہ کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز کر دیا ہے۔ ان میں سے اکثریت نے نہ تو خلیفۃ المسیح کو دو مادی آنکھوں سے دیکھا ہے اور نہ بالمشافہ ملاقات کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کے اپنے رسولؐ سے محبت و عشق کے رنگ اُن میں بھر دیے ہیں اور آج یہ عشّاق بھی اپنے آقا سے ویسی ہی محبت کرنے لگے ہیں جو صحابۂ رسولؐ نے اپنے آقا سے کی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

ہم آج خلافتِ خامسہ میں قربانیوں کے واقعات سُن کر لطف ہوتے اور اپنے ایمانوں کو جلابخش رہے ہیں۔ اس طرح کی دیوانگی کا واقعہ خلافت خامسہ کے قیام کے ابتدائی لمحات میں ہم سب نے ایم ٹی اے پر دیکھا جب انتخابِ خلافت کے معاًبعد منتخب شدہ خلیفۃُ المسیح کا ارشاد ''بیٹھ جائیں'' امام صاحب مسجد فضل لندن کی زبانی سپیکر پر سُنا کہ حضور فرمارہے ہیں کہ ''بیٹھ جائیں''تو مسجد فضل کے ارد گرد دہر دو سڑکوں (گریسن ہال روڈ اور میلروز روڈ) پر کھڑے ہزاروں فدائین کو ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بیٹھتے دیکھا۔ یہی وہ دیوانگی تھی جو اللہ تعالیٰ نے عشّاقِ احمدیت کے دلوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا کی تھی۔

اس طرح دیوانہ پن کے دسیوں، بیسیوں واقعات ہر احمدی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہوگا۔ طوالت سے بچتے ہوئے اپنی زندگی میں گزرنے والے بے شمار انگنت واقعات میں سے ایک دوبیان کر کے مَیں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

مجھے سیر الیون مغربی افریقہ میں خدماتِ دینیہ بجالانے کی بھی توفیق ملی۔ میرے سیر الیون قیام کے دوران ایک مربّی سلسلہ پاکستان سے سیر الیون تشریف لائے۔ سیر الیون پہنچتے ہی انہوں نے دورہ جات کر کے احباب جماعت سے رابطے کرنے شروع کئے۔ وہ ایک جماعت میں جب پہنچے تو وہاں ایک بزرگ احمدی پاکر و ما کو علم ہوا کہ یہ مربّی صاحب ابھی چند دن قبل پاکستان ربوہ سے آئے ہیں جہاں خلیفۃ المسیح قیام پذیر ہیں۔ (یہ 1983ء کا واقعہ ہے جب خلیفۃُ المسیح ابھی پاکستان میں اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے) اس بزرگ نے سوچا کہ یہ مربّی صاحب خلیفۃ المسیح سے لازماً مل کر آئے ہوں گے اور ان کے کپڑوں میں لازماً خلافت کی برکت ہوگی۔ یہ دیکھتے ہی دیکھتے اس بزرگ نے بلند آواز سے اپنے بچوں، پوتوں اور نواسوں کو بُلانا شروع کر دیا اور 20،22 بچے آناًفاناً اکٹھے ہوگئے۔ اس بزرگ نے مربّی صاحب کا تعارف اپنی زبان میں بچوں سے کروایا تو وہ تمام کے تمام بچے اور بچیاں مربّی صاحب کی طرف لپکے اور کپڑوں کو اور جسم کو چھونے لگے کہ مرکز ربوہ میں موجود خلیفۃ المسیح کی برکت ان سے لے لیں۔

اسی طرح مجھے یاد ہے کہ مَیں پاکستان میں ایک جماعت میں مقیم تھا۔ جہاں 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر ہم نے سُنی۔ میرے پاس ایک دوست رات 2 بجے آئے اور یہ خبر سُنا کر سینے سے لگ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے ان کا حقیقی باپ وفات پاگیا۔ اس اطلاع کا اعلان جب مسجد احمدیہ کے سپیکر پر ہوا تو احمدی حضرات اور چند Well Wishers بھی مسجد میں جمع ہونے لگے۔ ایک احمدی دوست نے آتے ہی مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ مربّی صاحب! کس نے آپ کو یہ اطلاع دی ہے۔ یہ اطلاع جھوٹی ہے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ کے جذبات حضرت عمرؓ جیسے ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر کو درست ماننے کو تیار نہ تھے اور جس دوست نے مجھے خبر دی ہے وہ حضرت ابو بکرؓ کی طرح ہیں جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے کا بوسہ لے کر آپؐ کی وفات کا اعلان یوں کیا تھا۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران:145)

سامعین! حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ

مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کڑوڑوں دیوانے عطا کر دیے ہیں جو جان، مال، وقت اور عزّت قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور ہر کوئی اِن دیوانوں میں شامل ہو کر اپنا نام رقم کروانا چاہتا ہے اور ایک مشہور شاعر حضرت حافظ سید مختار احمد شاہ جہانپوری رضی اللہ عنہ کی طرح اِس امر کا اظہار کرتا دکھائی دیتا ہے۔

''دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھادے''

آپ کہتے ہیں۔

اے خونِ جگر سینے میں کھول اور اُبل جا
اک جوشِ جنوں خیز رگ وپے میں رچا دے
اے عقلِ رسا اور تیرا اب نہیں کچھ کام
دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے
اک میں ہی تو دیوانۂ آئینِ وفا تھا
اللہ مجھ کو وہ غم ہوش رُبا دے

پھر اِن کی اقتداء ہر فردِ جماعت دیوانے کی طرح اپنا نام تاریخ میں لکھوانے کی خاطر مستعد نظر آتا ہے اور ہر ایک کی یہی پکار سنائی دیتی ہے کہ ”دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھادے“

یہ ہے جانثار دیوانوں کی داستانیں۔ جن کا تذکرہ ہمیں اپنے گھروں میں، ماحول میں، اپنی نجی اور جماعتی محفلوں میں کرتے رہنا چاہئے۔ تا دیوانوں کی یہ داستانیں ہماری نسلوں میں بھی سرایت کریں اور وہ بھی کہہ سکیں۔

مسحور کر دیا مجھے دیوانہ کر دیا
تیری نگاہِ لطف نے کیا کیا نہ کر دیا
جادو بھرا ہؤا ہے وہ آنکھوں میں آپ کی
اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جماعت نے تو ان شاء اللہ تعالیٰ پھیلنا ہے اور پھلنا ہے۔ ہم گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے یہی دیکھتے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے اور جماعت میں ہر سال لاکھوں سعید روحوں کو شامل کرتا چلا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور احسان منداور شکر گزار بنائے۔ جوں جوں جماعت کی تعداد اور مضبوطی بڑھ رہی ہے، حسد کی آگ بھی اسی طرح بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اس کا مَیں پہلے بھی کئی دفعہ، کئی موقعوں پر اظہار کر چکا ہوں۔ مخالفین ہمیشہ جماعت کے بارہ میں یہی سوچ رکھتے ہیں اور ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ جماعت تباہ ہو اور یہی سوچ سکتے تھے اور انتظار میں ہوتے تھے کہ دیکھیں! جماعت اب تباہ ہوئی کہ اب تباہ ہوئی اور وہ یہی شور ہمیشہ مچاتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ بڑھتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ اب بھی ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنا فضل فرمارہا ہے اور ہمیشہ فرماتا رہے اور دشمن کا ہر وار ناکام و نامراد ہوتا رہے۔ جماعت کی یہ سب کامیابیاں جو ہمیں نظر آتی ہیں اور دشمن کو بھی اب نظر آرہی ہیں یہ اس لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے اور اس وعدہ کی وجہ سے آپؑ نے ہمیشہ جماعت کو تسلّی دلائی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 6/مارچ 2009ء)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے لے کر آج تک مخالفتوں کی آندھیاں چلتی رہی ہیں یہاں تک کہ ایک وقت میں خلافتِ ثانیہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی احراریوں نے بڑماری تھی۔ پھر ایک شخص نے حکومت کے نشے میں جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کی بڑماری تھی۔ پھر کسی نے اپنی حکومت کے نشے میں احمدیت کو کینسر کہہ کر اُسے جڑ سے اکھیڑنے کی قسم کھائی تھی لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ آج احمدیت دنیا کے دو سو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ پس یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا پیارا سلسلہ ہے جس نے اپنے پیارے کو اِس زمانے میں بھیج کر اسلام کی آبیاری کے لئے اِس سلسلے کو جاری فرمایا ہے اور ہر آن ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اکتوبر 2011ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے فضلوں سے فیضیاب کرے۔ آمین